# تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ

سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ کے ۷ امام وشیخ طریقت حضرت سیدنا

# حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

حضرت علامہ مولانا عبد المجتبیٰ رضوی رحمۃ اللہ علیہ سابق استاذ شعبہ عالیہ مدرسہ مجیدیہ
بنارس انڈیا

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن
www.muftiakhtarrazakhan.com
0092 303 2886671 /makhtarraza1011

وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت، نبیرۂ حجۃ الاسلام، جانشینِ مفتیِ اعظم ہند، جگر گوشۂ مفسرِ اعظم، شیخ الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ، تاج الشریعہ

# حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

**Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti**

# Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

**Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.**

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

# Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

## www.muftiakhtarrazakhan.com

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

# نور ہفتم

حضرت سیدنا امام

## موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۷ر صفر المظفر ۱۲۸ھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۵ر رجب المرجب ۱۸۳ھ

شان حکماء کان علماء جا ن سلما السلام　　موسیٰ کاظم جہاں ناظم مرا مداد کن

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَ عَلَی الْمَوْلَی السَّیِّدِ الْاِمَامِ مُوْسیٰ بْنِ جَعْفَرِ نِ الْکَاظِمُ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا

صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر　　بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

## ولادت:

آپ مقام ابواء (جو مکہ و مدینہ کے درمیان واقع ہے) بتاریخ ۷ یا ۱۰ صفر المظفر بروز یکشنبہ ۱۲۸ھ کو مروان الحمار بن محمد بن مروان بن الحکم اخیر خلیفہ بنی امیہ کے عہد میں پیدا ہوئے۔

(مسالک السالکین۔ج ا ص ۲۲۵، جامع المناقب، مرج البحرین۔ص ۳۱۰)

## نام و کنیت:

آپ کا نام پاک موسیٰ اور کنیت سامی، ابوالحسن، ابو ابراھیم ہے۔

(مسالک السالکین۔ج ا ص ۲۲۵، جامع المناقب، مرج البحرین۔ص ۳۱۰)

## لقب:

اور لقب آپ کا صابر، صالح، امین اور اشہر لقب کاظم ہے۔

## والدین کریمین:

آپ کے والد ماجد حضرت امام محمد جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور والدہ ماجدہ حضرت ام ولد بی بی حمیدہ بربریہ ہیں۔

(مسالک السالکین۔ج ا ص ۲۲۵، جامع المناقب، مرج البحرین۔ص ۳۱۰)

## حلیہ مبارک:

آپ سرو قد لاغر اندام اور نہایت حسین و جمیل تھے رنگ مبارک گندم گون تھا مگر بعضوں نے آپ کو سیاہ فام لکھا ہے۔

(انوار صوفیہ۔ص ۹۲)

## فضائل:

آپ ساتویں امام سلسلہ عالیہ قادریہ کے ہیں۔ اور شہزادے ہیں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آپ عالم متجر اور ولی کامل اور صاحب مناقب فاخرہ تھے۔ مستجاب ایسے تھے کہ جو لوگ آپ کو اپنا وسیلہ گردانتے یا آپ سے دعا کراتے وہ اپنے مقصود کو پہنچتے اور ان کی جملہ حاجتیں پوری ہو جاتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہل عراق آپ کو باب الحوائج یعنی حاجتوں کے پورا ہونے کا دروازہ کہتے تھے۔ چنانچہ بعد وصال بھی آپ کا مزار مقدس باب الحوائج ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبر مبارک اجابت دعا کیلئے تریاق اعظم کا حکم رکھتی ہے۔ اور آپ کے والد ماجد حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے تمام فرزندوں میں موسیٰ کاظم بہترین فرزند ہیں، وہ ایک موتی ہے اللہ تعالیٰ کے موتیوں سے۔ اور صواعق محرقہ وغیرہ میں ہے کہ

خلیفہ ہارون رشید نے آپ سے کہا کہ آپ اپنے کو ذریت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیوں کہتے ہیں؟ حالانکہ آپ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہیں۔ تو آدمی کا نسب دادا سے ہوا کرتا ہے نہ کہ نانا سے۔ تو آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی:

وَ نُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَ اَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾

وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى

دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں تھا اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو ملحق بذریت انبیاء ان کی والدہ ماجدہ کی طرف سے کیا ہے اسی طرح سے ہم بھی والدہ ماجدہ کی طرف سے ملحق بذریت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

اور دوسری دلیل ہماری ذریت ہونے کی یہ ہے کہ مباہلہ نصاریٰ کے وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا

تو حضرت رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسن وحسین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اپنے ساتھ لیا۔ تو اس آیت کریمہ سے حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اولاد حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوئی اور ہم اولاد امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہیں۔ یہ مدلل ومبرہن دلیل سن کر خلیفہ ہارون رشید کو اطمینان ہوا۔

(مسالک السالکین۔ج ا ص ۲۲۶ فصول المہمہ، صواعق محرقہ۔ص ۲۱)

## عادات وصفات:

آپ بڑے عابد وزاہد قائم اللیل اور صائم النہار تھے۔ بسبب کثرت عبادت وریاضات اور شب بیداری کے عبد الصالح کہے جاتے تھے۔ اور حلم وبردباری کا یہ عالم تھا کہ آپ کا لقب کاظم ہوا جس کے معنی ہی غصہ پی جانے والے کے ہیں۔ اور جود وکرم کا یہ رتبہ تھا کہ فقراء مدینہ کو تلاش کر کے ہر ایک کو روپیہ واشرفی وغیرہ حسب ضرورت راتوں کو پہنچایا کرتے تھے اور وہ لوگ نہیں جانتے کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ جب کوئی سائل سامنے آجاتا قبل اس کے کہ وہ لب کھولے آپ اس کے سوال کو پورا کر دیتے تھے۔ منکسر المزاجی اس درجہ تھی کہ جب کوئی شخص سامنے آتا تو آپ ہی سلام میں سبقت کرتے اور اگر معلوم ہوتا کہ کوئی شخص آپ کو ایذاء پہنچانے میں لگا ہوا ہے تو آپ اس کی بھی مدد کرتے اور اشرفی اور دینار سے اسے بھی نوازتے۔

(مسالک السالکین۔ج ا ص ۲۲۶)

## حضرت شفیق بلخی کا بیان:

حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عبادت وریاضت وتقویٰ وطہارت پر آپ کے عصر کے ایک عظیم بزرگ کی عینی شہادت ملاحظہ فرمائیں۔ وہ روایت حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ میں ۱۴۹ھ میں زیارت حرمین طیبین کو

جاتے ہوئے راستہ میں قادسیہ شہر میں قیام کیا اور وہاں کے لوگوں کے عادات واطوار کو دیکھ رہا تھا کہ میری نظر ایک خوبصورت نوجوان پر پڑی جو اپنے کپڑوں کے اوپر ایک صوف کا کپڑا زیب تن کئے ہوئے تھا اور پاؤں میں جوتا تھا اور وہ لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے دل میں کہا یہ نوجوان صوفی قسم کے لوگوں میں سے معلوم ہوتا ہے۔ اور شاید چاہتا ہے کہ راستہ میں لوگوں پر بوجھ نہ بنے واللہ! میں اس کو ضرور سمجھاؤں گا۔ اسی خیال سے میں اس کے قریب گیا جب اس نے مجھ کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو کہا، اے شفیق:

اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

اور مجھے چھوڑ کر روانہ ہوگیا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ تو بہت بڑی بات ہے کہ اس نے میرا نام لے کر میرے دل کی بات بتا دی (حالانکہ وہ مجھ کو بالکل بھی نہیں جانتا) یہ تو یقیناً کوئی بزرگ آدمی ہے میں اس کے پیچھے جاؤں اور اس سے مل کر اپنے گمان کی معافی کراؤں میں جلدی جلدی اس کے پیچھے چلا مگر وہ میری نظر سے غائب ہوگیا۔ اور کافی تلاش کے بعد بھی وہاں اس کو پا نہ سکا۔ اس کے بعد جب ہم لوگ وادی فضہ میں اترے تو اسی مرد کو وہاں نماز پڑھتے پایا۔ اور دیکھا کہ اس کا بدن کانپ رہا ہے اور آنسو بہہ رہے ہیں میں پھر اس کی طرف بڑھا تاکہ اپنے گمان کی معافی کراؤں اتنے میں اس نے سلام پھیر کر میری طرف دیکھا اور فرمایا اے شفیق پڑھو:

''وانی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحاثم اھتدی۔''

ترجمہ۔ بے شک میں غفار ہوں اس شخص کے لئے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل صالح کیا پھر اچھی راہ چلا۔ یہ آیت پڑھی اور مجھے چھوڑ کر چل دیا میں نے کہا یہ نوجوان تو ابدال میں سے معلوم ہوتا ہے دو مرتبہ میرے دل کی بات مجھ پر ظاہر فرما دی۔ جب ہم منیٰ میں پہنچے تو پھر میں نے اس کو دیکھا کہ وہ ایک کنویں پر ایک بڑا سا پیالہ ہاتھ میں لئے کھڑا ہے اور کنویں سے پانی سے لینے کا ارادہ کر رہا ہے کہ اچانک وہ پیالہ اس کے ہاتھ سے کنویں میں گر گیا اور اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور یہ شعر پڑھا۔

انت ربی اذا ظمئت من الماء و قوتی اذا اردت الطعام ما

یعنی تو ہی میرا پالنے والا ہے۔ جبکہ میں پانی سے پیاسا ہو جاؤں، اور تو ہی میری قوت ہے جبکہ میں کھانے کا ارادہ کروں۔

پھر اس نے کہا اے اللہ! اے میرے معبود! اے میرے آقا! تو جانتا ہے کہ اس پیالے کے سوا میرے پاس کچھ نہیں ہے تو مجھے اس پیالے سے محروم نہ کر۔ خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ کنویں کا پانی اوپر آگیا اور اس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر پیالہ پانی سے بھر لیا اور وضو کر کے چار رکعت نماز پڑھی اس کے بعد ریت کی مٹی اکٹھی کر کے پیالہ میں ڈالتا جا رہا تھا اور ہلا کر پیئے جا رہا تھا۔ میں نے اس کے قریب جا کر سلام کیا تو اس کے سلام کا جواب دیا۔ میں نے کہا اللہ کے دیئے ہوئے اس انعام سے کچھ بچا کچا مجھے بھی عنایت فرمائیے۔ ارشاد فرمایا اے شفیق! ہم پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور باطنی نعمتیں رہی ہیں اس لئے تو اپنے رب کے ساتھ نیک گمان رکھو۔ وہ پیالہ مجھے عنایت فرما دیا اور خود چل دیا۔ جب میں نے اس کو پیا تو خدا کی قسم! وہ نہایت لذیذ خوشبودار اور میٹھا ستو تھا۔ اور ایسا ستو میں نے عمر میں کبھی نہیں پیا تھا۔ میں نے خوب

سیر ہو کر اس ستّو کو پیا چنانچہ اس کی برکت سے مجھے کئی دن تک بھوک اور پیاس معلوم ہی نہیں ہوئی۔ اس کے بعد مکہ مکرمہ میں داخل ہونے تک میں نے اس کو نہ دیکھا اور جب ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچے تو ایک مرتبہ آدھی رات کے وقت قبۂ زمزم کے پاس اس کو بڑے خشوع وخضوع سے نماز پڑھتے اور خوب روتے ہوئے دیکھا۔ صبح صادق تک اسی طرح نماز پڑھتا رہا پھر وہیں بیٹھ کر تسبیح پڑھتا رہا اور فجر کی نماز پڑھ کر بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ طواف کے بعد جب باہر جانے لگا تو میں بھی اس کے پیچھے چل دیا اور باہر جا کر دیکھا تو راستہ میں جس حالت سے دیکھتا آیا تھا اس کے بالکل خلاف پایا۔ دیکھا کہ اس کے ساتھ اس کے دوست خدام اور غلام موجود تھے۔ جنھوں نے اس کے آتے ہی چاروں طرف سے گھیر لیا اور اس کی خدمت میں سب سلام پیش کر رہے تھے میں نے ان میں سے ایک شخص سے پوچھا کہ ''من ھذا الفتیٰ'' یہ نوجوان کون ہے؟ تو اس نے کہا یہ موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہیں۔

(روض الریاحین ص ۵ ماخوذ راہ عقیدت، جامع المناقب ص ۲۲۶،۲۳۰)

روایت کیا مذکورہ بالا واقعات کو ابن جوزی نے اپنی کتاب مثیر الغرام میں اور جنابذی نے معالم العترۃ النبوۃ میں اور رامہرمزی نے کرامات اولیاء میں۔

## مہدی بن منصور کا قید کرنا:

مہدی بن منصور نے آپ کو مدینہ سے عراق بلوا کر قید کر لیا تو رات کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مہدی کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اے مہدی:

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾

ربیع کا بیان ہے کہ اسی وقت مہدی نے مجھے طلب کیا اور جب میں گیا تو مہدی یہ آیت مذکور بڑے ہی خوش الحانی کے ساتھ با آواز بلند پڑھ رہا تھا اور مہدی نے مجھے حکم دیا کہ جاؤ موسیٰ بن جعفر کو جیل خانے سے لے آؤ۔ جب حضرت موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے تو مہدی نے معانقہ کیا اور بڑی عزت سے بٹھایا اور خواب کا حال آپ سے بیان کیا اور کہا کہ مجھے اطمینان دلا دیجئے کہ آپ مجھ سے باغی تو نہ ہونگے؟ آپ نے فرمایا میں نے نہ تم سے اب تک مقابلہ کیا اور نہ اب مقابلہ کروں گا۔ اس کے بعد ربیع کو حکم دیا کہ حضرت کو دس ہزار دینار دے کر رخصت کرو اور مدینہ منورہ تک پہنچا دو۔ ربیع کہتے ہیں کہ میں نے رات ہی رات سامان سفر تیار کیا اور دس ہزار دینار دے کر آپ کو رخصت کیا کہ کہیں پھر وہ آپ کو ایذا نہ پہنچائے اور آپ با آرام مدینہ منورہ پہنچ جائیں۔

(تشریف البشر ص ۸۴، مسالک السالکین۔ ج ۱ ص ۲۲۷)

## قیام بغداد اور ہارون رشید کے مظالم:

مدینہ منورہ سے آپ کو بغداد جانے کا یہ سبب ہوا کہ ایک روز آپ خانہ کعبہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ہارون رشید آیا اور کہنے لگا کہ مجھے

معلوم ہوا ہے کہ آپ خفیہ بیعت لیتے ہیں ۔اس پر آپ نے فرمایا کہ میں دلوں کا امام ہوں اور تو جسموں کا امام ہے اور جس روز دلوں کا امام اور جسموں کا امام دونوں مل کر رسول اللہ ﷺ کے رو برو کھڑے ہوں گے اور رشید عرض کرے گا۔''السلام علیک یا ابن عم '' اور کاظم عرض کرے گا۔''السلام علیک یا ابت ''اس بات پر ہارون رشید نے آپ کو گرفتار کرلیا اور بغداد میں لا کر قید کر دیا۔مسلسل ایک سال تک آپ کو بغداد میں عیسیٰ بن جعفر بن منصور نے قید رکھا۔ایک سال کے بعد ہارون رشید نے حکم نامہ لکھا کہ ان کو قتل کر دو تا کہ بے فکری حاصل ہو۔ عیسیٰ نے بعض خواص کو بلا کر مشورہ کیا اور رشید کا خط دکھایا انہوں نے کہا میرا یہ مشورہ ہے کہ تم اس کام سے مستعفی ہو جاؤ اور اس کام میں مت پڑو۔اس کے بعد عیسیٰ نے ہارون رشید کو خط لکھا جو اس طرح ہے:

''اے امیر امومنین ! آپ نے حضرت کاظم کے بارے میں جو تحریر کیا ہے تو یہ مدت سے میری قید میں ہیں اور اس طویل مدت میں میں نے اس کا امتحان لیا تو ان سے کوئی برائی ظاہر نہ ہوئی اور وہ کبھی حضور کا ذکر بجز خیر کے نہیں کیا اور کوئی مکروہ اور خراب نظر اس کی تمہاری حکومت وولایت پر نہیں اور نہ ہی وہ آپ پر خروج کرنا چاہتا ہے اور نہ اس کے پاس اسباب دنیا سے کوئی چیز ہے اور نہ کبھی اس نے حضور پر بلکہ کسی شخص پر بددعا کی اور یہ دعا نہیں کرتا مگر رحمت اور مغفرت کی اور اس دعائے رحمت میں آپ اور جملہ مسلمانوں کو شامل کرتے ہیں اور وہ روزہ نماز اور عبادت کا سخت پابند ہے اگر امیر المومنین مجھ کو اس امر سے معاف کریں اور میرے بجائے کسی دوسرے کو یہ کام سپرد کریں تو ٹھیک ہے ورنہ میں اس کو چھوڑ دونگا کیونکہ اس کام سے نہایت ہی تکلیف میں ہوں۔''

جب یہ خط ہارون رشید کے پاس پہنچا تو اس نے سندی بن شاہک کو لکھا کہ تو موسیٰ کاظم کو عیسیٰ بن جعفر سے لیکر جو حکم میں نے دیا ہے اس کی تعمیل کر۔سندی نے کھجور میں زہر ملا کر دیا اس سے آپ شہید ہوئے۔

(مسالک السالکین،صواعق محرقہ ص ۲۰۲ماخوذ راہ عقیدت)

# کرامات

## شیر کی تصویر کو زندہ فرمادیا:

حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کشف وکرامات کے میدان میں بھی یکتائے روزگار تھے اور حقانیت کے علمبردار تھے حق بات ظالم بادشاہ کے سامنے کہنے میں ذرہ برابر نہ چوکتے تھے اور کسی بھی تخت وتاج والے کا آپ کی شان بلند کے آگے رعب و دبدبہ نہ چلتا۔ باایں خصوصیات و کرامات کے آپ سے بے شمار محیر العقول کرامات بھی صادر ہوئے جن میں سے چند یہ ہیں۔کہ ایک مرتبہ آپ خلیفہ ہارون رشید کی مجلس میں تشریف فرما تھے اتنے میں معجزہ عصائے موسیٰ علیہ السلام کا ذکر چھڑ گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں اس شیر کی تصویر جو قالین پر بنی ہے اس سے کہوں کہ ابھی شیر اصلی ہو جا یہ جملہ آپ کی زبان مبارک سے نکلنا تھا کہ فوراً وہ تصویر شیر اصلی ہوگئی۔آپ نے شیر کہ حکم دیا کہ ٹھہر جا میں

نے ابھی تم کو حکم نہیں دیا ہے یہ کہنے کے ساتھ ہی وہ بدستور تصویر شیر قالین ہوگئی۔

(مسالک السالکین۔ج ا ص ۲۲۸)

## وہ آج کی رات مرجائے گا:

اسحٰق بن عمار کہتے ہیں کہ جب ہارون رشید نے حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قید کیا تو ایک دن حضرت ابو یوسف اور محمد بن حسن صاحبین امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کی خدمت میں جیل کے اندر تشریف لے گئے اور سلام عرض کرکے آپ کے پاس بیٹھ گئے اور چاہا کہ آپ سے کچھ سوالات کریں تاکہ آپ کی خداداد صلاحیت دینی کا اندازہ ہو اتنے میں ایک جیل خانے کا محافظ سپاہی آیا اور عرض کیا کہ میری ڈیوٹی ختم ہوگئی ہے۔اب میں جاتا ہوں انشاء اللہ کل آؤں گا اگر تمہارا کوئی کام ہو تو بیان کرو تاکہ میں کل اس کو انجام دے کر آؤں۔آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم جاؤ میرا کوئی کام نہیں ہے۔پھر آپ نے حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ مجھے اس شخص پر تعجب آتا ہے کہ یہ مجھ سے کہتا ہے کہ کوئی حاجت ہو تو میں کل کے دن کر کے آؤں گا حالانکہ وہ آج کی رات ہی مرجائے گا۔اس جملہ کو سننے کے بعد دونوں صاحبان سوال کرنے سے رک گئے اور کچھ دریافت نہ کیا اور کہا کہ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ہم فرض وسنت کے بارے سوالات کرتے مگر یہ تو ہمارے ساتھ علم غیب میں بات چیت کرنے لگے واللہ! ہم ایک شخص کو اس کے ساتھ بھیجیں گے تاکہ وہ اس کے ساتھ رات بسر کرے اور دیکھے کہ کیا ہوتا ہے اس کے بعد اس سپاہی کے پیچھے ان دونوں صاحبان نے ایک شخص کو روانہ کیا۔وہ شخص اس سپاہی کے دروازے پر بیٹھ کر انتظار کرتا رہا جب رات گزری تو اس کے کان میں رونے اور چلانے کی آواز آئی۔اس شخص نے گھر والے سے پوچھا خیر تو ہے کیا ہوا؟ جواب ملا کہ گھر والا انتقال کر گیا ہے۔قاصد نے آکر جب خبر سنائی تو ان دونوں کو سخت تعجب ہوا۔ کذافی الفصول المھمہ۔

(تشریف البشر۔ص ۸۴)

## غیب کی باتیں بتادیں:

عیسیٰ مدائنی کہتے ہیں کہ میں ایک سال مکہ معظمہ گیا اور وہاں سال بھر تک خدمت گزاری کرتا رہا۔پھر میں نے خیال کیا کہ ایک سال مدینہ منورہ بھی قیام کرو اس لئے کہ اس عمل میں ثواب عظیم ہوگا۔تو میں مدینہ منورہ میں آیا اور مصلیٰ کی طرف دار بوزر کے پہلو میں اترا اور حضرت موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھی اس درمیان میں آتا جاتا تھا۔ایک رات کا واقعہ ہے کہ بارش ہو رہی تھی اور میں حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ اٹھو اور جاکر دیکھو کہ تیرا گھر تیرے سامانوں پر گر گیا ہے۔میں وہاں سے اٹھ کر گھر گیا تو دیکھا کہ واقعی گھر سامان پر گرا ہوا ہے۔فوراً میں نے ایک شخص کو کرایہ دے کر اپنا سارا سامان باہر نکلوایا۔بلکہ تمام کو اندر سے نکلوالیا اور لوٹے کا پتہ نہ چلا۔جب دوسرے دن میں حضرت کے پاس گیا تو فرمایا کہ کیا تمہارے سامانوں میں سے کوئی چیز غائب بھی ہوئی ہے؟ اگر گم ہوئی ہو تو بتاؤ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ وہ تجھ کو اس کا بدلہ عطا کرے۔میں نے کہا سوائے لوٹے کے کوئی چیز گم نہیں ہوئی۔

آپ نے تھوڑی دیر سر نیچے جھکایا اور کہا کہ گھر گرنے سے پہلے تم نے اس کو کسی دوسری جگہ رکھ دیا تھا اور اس کو بھول گئے۔گھر والے کی کنیز سے کہو کہ میں پاخانے میں اپنا لوٹا بھول گیا ہوں وہ مجھے دے دو جب میں نے اس کنیز سے یہ کہا تو فوراً اس لوٹے کو مجھے واپس کر دیا۔

(مسالک السالکین۔ص ۸۳)

## زربفت کو محفوظ رکھ:

عبداللہ بن ادریس بن سنان سے مروی ہے کہ خلیفہ ہارون رشید نے ایک مرتبہ علی بن یقطین کو لباس فاخرہ بطور اعزاز و اکرام کے بھیجا انہوں نے اس میں سے ایک زراع حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں روانہ کیا۔حضرت نے اسے واپس فرما دیا اور یہ تحریر کر کے خط دیا۔''احتفظ علیھا ولا تخرجھا عن یدیک فسیکون لک بھا شان تحتاج معہ الیھا۔'' علی بن یقطین کو شک ہوا کہ آپ نے کس لئے واپس کر دیا اور کوئی وجہ خاص اس کی اس وقت تک معلوم نہ ہوسکی خط آنے کے بعد علی بنی یقطین نے اس زراعہ کو بڑی حفاظت سے مہر لگا کے ایک تجوری میں اس کو بند کر دیا کچھ مدت کے بعد ابن یقطین نے اپنے ایک غلام سے ناراض ہو کر اس کو خدمت سے معزول کر دیا۔غلام نے اپنی شکایت خلیفہ ہارون رشید سے کی اور کہا! یہ شخص قائل امامت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اور ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ اور کثیر تحفہ تحائف بھی ان کی خدمت میں روانہ کرتا ہے۔چنانچہ اس سال وہ زراعہ سوداء جو حضور نے اس کو فلاں وقت اکراماً دیا تھا وہ بھی انہی کے پاس بھیج دیا ہے۔ہارون رشید کو سخت غصہ آیا اور کہا کہ ہم ضرور اس کی تحقیقات کریں گے اور اگر یہ بات صحیح ثابت ہوئی تو اس کا کام تمام کر دوں گا (قتل کر کے اس کو ہلاک کر دوں گا) اور یہ سب سے ادنیٰ سزا ہے۔ہارون رشید نے اسی وقت یقطین کو اپنے سامنے طلب کیا اور پوچھا کہ وہ زراعہ سوداء کہاں ہے؟ جو میں نے تم کو دیا تھا اور خاص درباریوں میں سے تم کو ہی مخصوص کیا تھا اس نے کہا کہ میرے پاس تجوری میں بند ہے،حکم دیا کہ اسی وقت اس کو یہاں حاضر کرو،کہا بہتر ہے۔اپنے خادم کو بلا کر کہا کہ فوراً جاؤ اور فلاں گھر کی کنجی محل سرا سے لیکر فلاں صندوق کھول کر وہ تجوری لے آؤ۔خادم وہاں سے محل سرا گیا اور کچھ ہی دیر کے بعد ہارون رشید کے پاس اس کو حاضر کر دیا۔اس کو کھولا گیا تو زراعہ تہہ کیا ہوا اپنے بالکل اصلی حالت پر تھا کہ اس کے رنگ وصفائی میں بھی کوئی فرق نہ آیا تھا۔ہارون رشید کو اطمینان ہو جانے کے بعد اس کو واپس کر دیا اور کہا کہ اب میں کسی بھی شخص کی مخالفت کو تیرے حق میں سچ تسلیم نہیں کروں گا۔اس کے بعد شکایت کرنے والے غلام کو بلایا اور بہت زیادہ لعنت وملامت اس کو کیا اور حکم دیا کہ ایک ہزار کوڑے اس کو مارے جائیں۔مگر وہ پانچ سو کوڑے تک پہنچتے ہی انتقال کر گیا۔

(مسالک السالکین۔ج ا ص ۸۴)

## ملفوظات:

حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات و وصایا کتب سیر میں بکھرے پڑے ہیں یہاں پر چند اقوال نقل کیے جاتے ہیں آپ اکثر اس دعا کو پڑھا کرتے:

”اللھم انی اسئلک الراحۃ عند الموت و العفو عند الحساب ۔“

یعنی اے اللہ میں تجھ سے راحت طلب کرتا ہوں موت کے وقت اور بخشش چاہتا ہوں حساب کے وقت ۔

آپ نے فرمایا کہ میں مہدی کی قید میں پڑا تھا کہ ایک رات رسول خدا ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے موسیٰ تو مظلوم ہو کر قید میں پڑا ہے ان کلمات کو پڑھ پھر اسی رات یہاں سے رہائی پائے گا۔ میں نے یہ پڑھا اور بشکل موت رہائی نصیب ہوئی ۔ وہ دعا یہ ہے:

”یاسامع کل موت و یاسایق الفوت و کاسی العظام لحما و منشزھا بعد الموت اسئلک باسمائک الحسنی و باسمک الاعظم الاکبر المخزون المکنون الذی لا ینقطع ابدا و لا یحصی عددا ۔“

آپ فرماتے ہیں کہ مومن نہ خائن ہوتا ہے اور نہ کذاب ۔

(تشریف البشر ص ۸۸)

## اولاد کرام:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثیر الاولاد بنایا تھا چنانچہ ابن الاخضر کا بیان ہے کہ آپ کے بیس (۲۰) صاحبزادے اور اٹھارہ (۱۸) صاحبزادیاں تھیں جن کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں ۔

## اولاد ذکور:

۱۔حضرت علی رضا ۲۔زید ۳۔عقیل ۴۔ہارون ۵۔حسن ۶۔حسین ۷۔عبداللہ ۸۔عبدالرحمن ۹۔اسمعیل

۱۰۔اسحاق ۱۱۔یحییٰ ۱۲۔احمد ۱۳۔ابوبکر ۱۴۔محمد ۱۵۔اکبر ۱۶۔جعفر اکبر ۱۷۔جعفر اصغر

۱۸۔حمزہ ۱۹عباس ۲۰۔قاسم رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین ۔

## اولاد اناث:

۱۔حضرت بی بی خدیجہ علیہ ۲۔اسماء الکبریٰ ۳۔اسماء الصغریٰ ۴۔فاطمۃ الکبریٰ ۵۔فاطمۃ الصغریٰ

۶۔زینب کبریٰ ۷۔زینب صغریٰ ۸۔ام کلثوم کبریٰ ۹۔ام فردہ ۱۰۔ام عبداللہ ۱۱۔ام القاسم

۱۲۔آمنہ ۱۳۔حکیمہ ۱۴۔محمودہ ۱۵۔امامہ ۱۶۔میمونہ رضوان اللہ تعالیٰ عنھن ۔

(مسالک السالکین ۔ج ۱ ص ۳۲۸)

صاحب تشریف البشر نے کل تعداد اولاد ستائیس (۳۷) لکھی ہے اور جامع المناقب میں صرف ستائیس (۲۷) اولاد کا تذکرہ ہے ۔

(جامع المناقب ۔ص ۲۳۰ تشریف البشر ۔ص ۸۸)

## خلفاء کرام:

آپ کے خلفاء کی صحیح تعداد معلوم نہ ہوسکی تاہم چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔جنہوں نے آپ کے مشن کو زندہ فرمایا اور دین متین کی لازوال خدمات انجام دیں۔حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے حضرت شیخ مطلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(انوار صوفیہ۔ص ۹۳)

## واقعات وصال شریف:

حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کا جب وقت آیا تو آپ نے سندی سے کہا کہ میرے مدنی غلام کو جو دار عباس بن محمد کے پاس ہے بلالاؤ۔کیونکہ اس کو غسل وکفن کی ضروری باتیں بتانی ہیں اور اسی کو اس کا متولی بھی بنانا ہے۔سندی نے کہا کہ میں خود ہی یہ کام بہت اچھی طرح کرلوں گا۔آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم اہلبیت سے ہیں ہماری عورتوں کے مہر اور ہمارے مبرور حج اور اور ہمارے موتی کے کفن اور ہمارا اجہاد خالص ہمارے اموال سے ہوتا ہے۔میں چاہتا ہوں کہ میرا مولیٰ اس کا متولی ہو۔اس کے بعد سندی نے اس بات کو قبول کرلیا اور اس کو حاضر کردیا۔آپ نے اپنے مدنی غلام سے تمام چیزوں کی وصیت کی اور جب وفات ہوئی تو غلام نے تمام کام آپ کی وصیت کے مطابق انجام دیا۔

(فصول المہمہ ماخوذ تشریف البشر۔ص ۸۷)

## رافضیوں کا خیال:

آپ کے متعلق رافضیوں کا یہ خیال تھا کہ قائم منتظر یہی ہیں اور آپ کی قید کو غیبت کے قائم مقام ٹھہرایا تھا۔اس لئے ہارون رشید نے حکم دیا کہ اے یحییٰ بن خالد ان کی لاش کو بغداد کے پل پر رکھ دو اور ندا کردو کہ یہ وہی موسیٰ کاظم ہیں جن کے بارے رافضی لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ نہیں مریں گے اب تم لوگ اس کو دیکھ لو،لوگوں نے زیارت کی پھر آپ کے جنازہ کو اٹھایا گیا۔

(کتاب الانساب ماخوذ تشریف البشر۔ص ۸۷ طبع فی ۱۲۰۰ھ)

## تغیر بدن کی پیشن گوئی:

آپ کو کھجور میں ملا کر زہر دیا گیا تھا کھجور کھانے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ دشمنوں نے مجھے زہر دیا ہے چنانچہ فرمایا کہ کل میرا بدن زرد ہوگا۔پرسوں نصف سرخ اور نصف سیاہ ہو جائے گا۔اور میری وفات اس کے بعد ہوگی۔پس ایسا ہی ہوا اور فرمایا تھا کہ اس کے بعد جانا ہوگا تو واپسی نصیب نہ ہوگی وہ بھی ویسا ہی وقوع میں آیا۔

(مسالک السالکین۔ج ا ص ۲۲۸)

## وصال شریف:

آپ نے بتاریخ ۵ یا ۲۵ رجب المرجب ۱۸۳ھ بروز جمعہ بعمر ۵۵ برس بعہد خلافت ہارون رشید خلیفہ عباسی وفات پائی۔

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

(مسالک السالکین۔ج ا ص ۲۲۸)

## مدت امامت:

آپ ۲۵ سال تک مسند امامت اور خلافت پر فائز رہے۔

## مزار مقدس:

آپ کا مزار مقدس شہر بغداد میں بمقام کاظمین شریف میں واقع ہے اور مرجع خلائق ہے۔ چنانچہ آپ کے مزار مقدس کے بارے میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یعنی حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر انور دعا قبول ہونے کیلئے اکسیر اور مجرب ہے۔

(حاشیہ مشکوٰۃ باب زیارت القبور ونفحات وغیرہ)

اسی طرح کے قول ابو علی فلال جو مشہور محدث گزرے ہیں فرماتے ہیں:

”ما اھمنی فاھمنی امر فقصدت قبر موسیٰ بن جعفر فتو سلت بہ الا سھل اللہ تعالی الی ما احب“۔

یعنی جب بھی مجھ کو کوئی مشکل پیش آئی اور میں حضرت موسیٰ بن جعفر کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر حاضر ہو کر ان کے توسل سے دعا کرتا تو اللہ تعالیٰ میری مراد برلاتا۔

(تاریخ بغدادی للخطیب ماخوذ روحانی حکایات)

## تاریخ ولادت ووصال:

| | |
|---|---|
| جلال دین بود موسیٰ کاظم | نسیم پاک باشد سال حلت |
| ۱۲۸ھ | ۱۸۳ھ |

www.muftiakhtarrazakhan.com